روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 27 جولائی 2013ء 17 رمضان 1434 ہجری 27 وفا 1392 ھش جلد 63-98 نمبر 171

چار اہم نیکیاں

آنحضرت ﷺ نے ایک بار اپنے صحابہ سے چند سوالات کئے کہ تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے۔ مریض کی عیادت کس نے کی ہے۔ جنازہ کس نے پڑھا اور اس کے ساتھ گیا۔ مسکین کو کھانا کس نے کھلایا۔ ہر سوال کے متعلق حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے یہ چاروں کام کئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابه باب فضائل ابی بکر حدیث نمبر:4400)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ سلم ہے اور یہ...... ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے۔ اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت ﷺ اپنی عصمت کی فکر میں خود لگتے تو واللہ یعصمك من الناس (المائدہ:68) کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 564)

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی نے اپنے کسی ضروری کام کے لئے مدراس واپس جانے کی اجازت طلب کی کیونکہ ان کو واپسی کے لئے تار بھی آیا تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''آپ کا اس مبارک مہینہ (رمضان) میں یہاں رہنا ازبس ضروری ہے اور فرمایا ہم آپ کے لئے وہ دعا کرنے کو تیار ہیں جس سے باذن اللہ پہاڑ بھی ٹل جائے۔ فرمایا آجکل میں احباب کے پاس کم بیٹھتا ہوں اور زیادہ حصہ اکیلا رہتا ہوں۔ یہ احباب کے حق میں ازبس مفید ہے۔ میں تنہائی میں بڑی فراغت سے دعائیں کرتا ہوں اور رات کا بہت سا حصہ بھی دعاؤں میں صرف ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول ص 311)

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

تمام دنیا میں آواز پہنچا دی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی...... پہلے تو (بیت) اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے''

(خطبات مسرور جلد 2 ص 350)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

(بسلسلہ صدسالہ تقریبات روزنامہ الفضل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ الفضل نے 18 جون 2013ء کو اپنا سو سالہ سفر الٰہی برکات کو سمیٹتے ہوئے اور خلافت احمدیہ کی آواز کو دنیا میں پھیلاتے ہوئے مکمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والی صدیوں میں اس کو ہر شر سے بچائے اور یہ اخبار تا قیامت احمدیوں اور نیک روحوں کے ایمانوں اور قلوب کو سیراب کرتا رہے اور اس کی اشاعت دائم جاری ہے۔

اس سلسلہ میں ادارہ الفضل کی طرف سے احباب جماعت کو مقالہ نویسی کے مقابلہ کی دعوت دی گئی تھی۔ احباب نے ذوق وشوق سے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ ان کے نتائج درج ذیل ہیں۔

☆ مکرم عبدالباسط صاحب بقاپوری کینیڈا۔ اول

☆ مکرم مشہود آصف صاحب ربوہ۔ دوم

☆ مکرم مرزا سفیر احمد صاحب ربوہ۔ سوم

اگلی نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں

☆ مکرم ارسلان احمد فخر صاحب ربوہ

☆ مکرم اسرار احمد ناصر صاحب ربوہ

☆ مکرمہ جویریہ عنبر صاحبہ ربوہ

☆ مکرمہ درثمین خان صاحبہ لاہور

☆ مکرم انتصار احمد زکی صاحب اسلام آباد

☆ مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب کراچی

☆ مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ ربوہ

☆ مکرم محمد اقبال بسراء صاحب لاہور

اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 19 اپریل 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

سوال وجواب خطبہ جمعہ

5 اپریل 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: بیت الرحمٰن ویلینسیا (valencia) سپین میں ارشاد فرمایا۔

س: خطبہ میں تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ مع حوالہ لکھیں؟

ج: اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پاجاؤ۔ (آل عمران:104)

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ (النحل:126)

س: سپین میں جماعت احمدیہ کی کتنی بیوت الذکر ہیں؟

ج: سپین میں جماعت احمدیہ کی دو بیوت الذکر ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے بیوت الذکر کی ضرورت واہمیت کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: ''اس وقت ہماری جماعت کو (بیوت الذکر) کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی (بیت الذکر) قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مومن کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں (دین حق) کی ترقی کرنی ہو تو ایک (بیت الذکر) بنادینی چاہئے پھر خدا خود (-) کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیام (بیت الذکر) میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو، تب خدا برکت دیگا۔''

(ملفوظات جلد نمبر 4 ص 93)

س: حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے اقتباس بابت بیوت الذکر کی ضرورت واہمیت کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

ج: 1۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین قائم کرتے ہوئے اس گھر کے احترام، عزت اور اسے آباد کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ 2۔ عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ 3۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف توجہ دی جائے۔ 4۔ اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔ 5: باجماعت نمازوں کی طرف توجہ کر کے اس کا حق ادا کیا جائے۔

س: سپین کے احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: ان کو خاص طور پر اپنے بزرگوں کے لئے دعاؤں اور ان کے نمونوں پر چلنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے...... اس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے، یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دین (حق) کی خوبیاں بتا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور اس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر (دعوت الیٰ اللہ) کا کام کرنا ہے...... اگر تمام عہدیداروں اور ہر فرد جماعت نے اکائی بننے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو (بیت الذکر) اور خانہ خدا کا حق ادا کرنے والے نہیں بن سکتے۔

س: سیدنا حضور انور نے حبل اللہ کس کو قرار دیا؟

ج: قرآن کریم، آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ، یہ سب حبل اللہ ہیں۔

س: ایک احمدی کب حقیقی احمدی کہلاتا ہے؟

ج: جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا۔ تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہو گی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔

س: ویلنسیا (valencia) کی پارلیمنٹ کے صدر نے فکر سے کیا اظہار کیا؟

ج: ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر نے بڑی فکر سے یہ اظہار کیا کہ اب لوگ دین سے دور جارہے ہیں ہمیں ان لوگوں کو دین کی طرف لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

س: بیت الذکر کے قیام اور اس کی آبادی کے لئے بنیادی امر کیا ہے؟

ج: ''حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ سمجھو کہ (-) کی ترقی کی بنیاد (بیت الذکر) بنانے سے پڑ گئی تو ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی کہ قیام (بیت الذکر) میں نیت باخلاص ہو تب فائدہ ہو گا۔

س: بیت الرحمٰن کے افتتاح میں کس قسم کے غیر از جماعت لوگوں نے شرکت کی نیز ان کی تعداد کیا بیان فرمائی؟

ج: سیاستدان، وکیل، ڈاکٹر، ممبرز آف پارلیمنٹ اور ان کی تعداد 108 تھی۔

س: مربیان کو خلیفہ وقت کس غرض کے لئے بھجواتے ہیں اور ان کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: مربیان کو خلیفہ وقت تربیت اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتے ہیں...... خود مربیان اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے دنیا کو نصیحت کریں۔

س: تربیت اور دعوت الی اللہ کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا، صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا اور اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔

س: صبر کے حصول کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گا آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کیں ہیں۔

س: جماعتی عہدیداروں کو حضور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: جماعتی عہدیداروں کے سپرد ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتے ہیں امانت کا حق تبھی ادا ہو سکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کی جائے عہدے صرف عہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں سَیِّدُ القَومِ خَادِمُھُم کا ارشاد ہمیشہ پیش نظر ہو۔ پہلے اپنی برائیاں درست کرو۔ اپنی زبان کو شستہ کرو۔ اپنے اخلاق کو بہتر کرو اپنی دینی حالت کو سنوارو اپنی روحانی حالت کو بہتر کرو۔ اپنی نمازوں کو درست کرو۔ اپنے دینی معاملات میں بھی انصاف قائم کروا اپنے ایمانداری کے معیار بھی بڑھائیں، مربیان خلیفہ وقت کا نمائندہ ہیں ان کا احترام کرو۔ عہدیداروں کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کیساتھ بہت اچھا ہونا چاہئے۔

س: ہر احمدی کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: آپس میں پیار و محبت کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں کو سننا اور ان پر عمل کرنا۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔

س: حضور انور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں قرآنی لفظ ''حکمت'' کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: (1) ''دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تفاسیر پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ (2) (تفاسیر اور احادیث کے ذریعے) اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو۔ (3) آنحضرت ﷺ کی ذات پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات کے بارہ میں بحث کرتے ہوئے مضبوط دلیلیں قائم کرو۔ (4) حکمت کے معانی عدل کے بھی ہیں...... ایسی دلیلیں کبھی نہیں لانی چاہئیں جو اعتراض پر مبنی ہوں۔ (5) ہمارے کسی قول سے دعوت الی اللہ کے دوران ناانصافی اور ظلم کا اظہار ہو ہی نہیں سکتا۔ (6) حکمت سے دعوت الی اللہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ (7) حکمت نرمی اور بردباری کو بھی کہتے ہیں اس میں صبر بھی شامل ہے۔ (8) لغت میں اس کے یہ بھی معانی ہے کہ جو چیز جہالت سے روکے دعوت الی اللہ کرنے والے کو ایسی بات کہنی چاہئے جو دوسرے کو جاہلانہ باتیں کرنے سے روکے اور اس کے مزاج کے مطابق باتیں ہوں (9) کبھی کوئی غلط بات نہ ہو بلکہ سچی اور صاف بات ہو۔''

س: موعظہ حسنہ سے کیا مراد ہے؟

ج: ایسی بات جو دل کو نرم کرے۔

س: ترقی کرنے والی قوموں کی کیا علامت بیان فرمائی؟

ج: ''ترقی کرنے والی قومیں اپنے جائزے لیتی ہیں نئے نئے پروگرام بناتی ہیں آپس میں ایک اکائی بن کر نئے عزم کے ساتھ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہناتی ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک اپنے مقصد کو حاصل نہ کرلیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔''

س: خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے کس کے متعلق دعا کی تحریک کی؟

ج: نواب شاہ کے ایک مخلص احمدی دوست کے متعلق جنہیں مخالفین نے فائر کر کے شدید زخمی کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرسلہ :نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 19 جون 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

سوال وجواب

خطبہ جمعہ 31 مئی 2013ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: یہ خطبہ حضور انور نے 31 مئی 2013ء کو بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: خطبہ جمعہ کے آغاز میں کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

ج: سورۃ الضحیٰ آیت نمبر 12۔

س: اس آیت میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

ج: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی دنیاوی، دینی اور روحانی نعمتوں کا ذکر ہے۔

س: خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کی کونسی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

ج: حضور انور نے فرمایا دنیاوی نعمتوں کے علاوہ بھی جیسا کہ میں نے کہا دینی اور روحانی نعمتیں بھی ہیں۔

س: خدائی انعامات کے حوالے سے احمدی پر کیا فرض ہے اور اس کی ادائیگی کا طریق کیا بیان فرمایا؟

ج: اس زمانے میں آنخضرت ﷺ کے عاشق صادق کے غلام جو ہم احمدی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت (دینی وروحانی) کو بھی حاصل کرنے والے بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور اس انعام کو بیان کرنا اور اس کا اظہار ایک احمدی پر فرض ہے۔ جس کا ایک طریق تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنا ہے اور دوسرے دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے یہ (دعوت الی اللہ) کرنا ہے کہ یہ نعمت یہ نور جو ہمیں ملا ہے آؤ اور اس سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل یا فضلوں کے وارث بنو۔

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ کیا وعدہ کیا نیز اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے کن دو الہامات کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی آپ کے ساتھ یہ تائیدات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہیں اللہ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ تم میری نعمتوں کا احاطہ نہیں کر سکو گے۔ ان کو گن نہیں سکو گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا اگر تو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ ناممکن ہے۔ پھر الہاماً فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتا چلا جا۔

س: عبودیت کی ضروری شرط کیا ہے؟

ج: عجز و نیاز اور انکسار عبودیت کی ضروری شرط ہے یعنی اگر صحیح عبد بننا ہے تو پھر عجز و انکسار بھی ہونا چاہئے۔

س: گزشتہ دنوں حضور انور نے کن دو ممالک کا دورہ فرمایا؟

ج: امریکہ اور کینیڈا

س: لاس اینجلس میں حضور انور کی تقریر کا کیا موضوع تھا؟

ج: فرمایا اس فنکشن میں، میں نے الحمد للہ...... کی مختصر وضاحت کی اور اس حوالے سے آنخضرت ﷺ کی انسانیت کے لئے محبت اور شفقت اور آپ ﷺ کے اسوہ کے بعض پہلو بیان کئے اور یہ بتایا کہ یہ (دینی) تعلیم ہے اور یہ اسوہ ہمارے لئے نمونہ ہے۔

س: اس تقریر کا سامعین پر کیا اثر ہوا؟

ج: حضور انور نے فرمایا اس تعلیم کے حوالے سے آنخضرت ﷺ کے اسوہ کے حوالے سے ماحول پر ایک خاص اثر تھا ہر ایک نے اظہار کیا کہ یہ (دین) کی تعلیم ہے تو یقیناً اس کا پرچار ہونا چاہئے اس کو پھیلنا چاہئے اس کی آج کل دنیا کو ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے دورہ لاس اینجلس کے دوران کتنے افراد کو کیا پیغام دیا نیز ان افراد کا تعلق کن کن شعبہ جات سے تھا؟

ج: حضور انور نے دورہ لاس اینجلس کے دوران تمام مذاہب کے 500 افراد کو محبت اور امن قائم کرنے کا پیغام دیا اور فرمایا کہ ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' پر زور دیا۔ ان لوگوں کا تعلق ممبران کانگریس اور میڈیا، مختلف شعبوں کے افسران ملٹری کے آفیسرز، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، ڈپلومیٹس، مختلف مذاہب کے لیڈر، تھنک ٹینک اور سٹی کونسل کے اعلیٰ افسران تھے۔

س: دین کی خوبصورت تعلیم کو کس طرح سے دنیا میں قائم کیا جا سکتا ہے؟

ج: (دین) کی خوبصورت تعلیم کو اپنے عمل سے دنیا میں قائم کیا سکتا ہے۔

س: سابق گورنر کیلیفورنیا نے حضور انور کے خطاب پر کن الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا؟

ج: سابق گورنر کیلیفورنیا کہتے ہیں کہ یہ پیغام امن اور محبت اور باہمی عزت واحترام کا پیغام ہے۔

س: لاس اینجلس کونسل کے ممبران کا بیان کیا ہے؟

ج: لاس اینجلس کونسل کے ممبران کہتے ہیں کہ حضرت مرزا مسرور احمد نے محبت اور احترام کا درس دیا ہے اور سمجھایا ہے کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے آپس میں اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے ان کا مشن امن آشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متاثر کن تھا اور اس پیغام کی بازگشت دنیا میں اسی طرح سنائی دی جائے گی جس طرح آج لاس اینجلس میں سنایا گیا ہے۔

س: مسٹر بیکر امریکن کانگریس کے ممبر کا بیان درج کریں؟

ج: کہتے ہیں کہ میں آپ کے حالات حاضرہ اور دیگر اہم امور اور عقلی اپروچ سے بہت متاثر ہوں آپ کا تجزیہ حالات حاضرہ اور حقیقت کے بہت قریب تھا آپ کے منطقی اور پُر اثر بیان کا میرے پر بہت گہرا اثر ہوا ہے اور یہ پیغام بہت بڑا پرکشش ہے اور سننے کے لائق ہے اور تمام مذاہب کے لئے قابل قبول ہے۔

س: یونیورسٹی کیلیفورنیا کے ڈین پروفیسر نے کیا کہا؟

ج: وہ کہتی ہیں کہ میرے لئے اس میں شامل ہونا باعث عزت ہے اور اس کا مقصد امن اور آشتی کو فروغ دینا تھا اس میں جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے ہمیں یہ پیغام ملا ہے کہ جو روحانیت اور آئیڈیل ازم کا حسین امتزاج تھا جو ہمیں مصائب زدہ دنیا، جو کہ جھگڑوں اور فساد سے بھری ہوئی ہے کو امن اور سلامتی سے بھرنے کے لئے اہم درس ہے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم سب مل جل کر بھائی چارہ کو فروغ دیں۔ (دین) کے پیغام سے جھگڑے اور نفرتیں ختم ہو سکتی ہیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

س: مصر کے قونصلیٹ کا بیان لکھیں؟

ج: مصر کے قونصلیٹ کہتے ہیں کہ گلوبل پیس کے بارہ میں اس طرح کا خطاب میں نے کبھی نہیں سنا اور یہ خطاب سیدھا میرے دل پر اترا ہے اور میں اس سے بہت متاثر ہوں اس پیغام کو لاکھوں کی تعداد میں لوگوں تک پہنچنا چاہئے اور میں خود یہ پیغام آگے پہنچاؤں گا۔

س: امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم مسلم پبلک افیئر کونسل کی ڈائریکٹر کا بیان درج کریں؟

ج: وہ کہتی ہے کہ اس تقریر میں شمولیت سے بحیثیت مسلمان مجھ میں حرارت پیدا ہوئی ہے اور میں ایک نئے جذبہ اور جوش کے ساتھ تروتازہ ہو کر اٹھی ہوں آپ کا خطاب بڑا فصیح اور متاثر تھا اور وقت کی ضرورت تھا اور آپ نے خدا کے رسول کے خلاف کئے جانے والے سارے اعتراضات کو نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا آپ نے نہایت مدلل طور پر تمام اعتراضات کا براہ راست جواب دیا ہے۔

س: ایک وکیل جو بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں کا بیان درج کریں؟

ج: آپ کی جنگوں کے بارہ میں اسلامی تعلیم نے بہت متاثر کیا ہے غیر مسلموں کے ساتھ انتہائی مشکلات میں مفاہمت کا عمل بجا لا سکتے ہیں اور یہ احمدی بجا لا سکتے ہیں۔

س: ایک ممتاز ڈاکٹر نے کیا بیان دیا؟

ج: وہ کہتے ہیں کہ آپ کے خطاب کے ہر حرف اور ہر لفظ پر میں نے غور کیا اور اسے سچا پایا آپ کے یہ الفاظ کہ دنیا تیسری جنگ کے لئے کمر بستہ ہے یہ بالکل درست ہے یہ پیغام دنیا کے تمام لیڈروں تک جانا چاہیے۔

س: عیسائی پادری نے کن الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا؟

ج: اس نے کہا کہ آپ کا بیان قابل ستائش تھا آپ نے دہشت گردی کی مذمت کی اور برملا سب کے سامنے (دین) کی صحیح تعلیم بیان کی۔

س: ڈاکٹر فریڈ نے کیا کہا؟

ج: اس نے کہا کہ مذہب کی جو تصویر آپ نے پیش کی ہے اس کے متعلق میرا علم بہت کم تھا اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام زبردست تھا ایک دوسرے کو اس طرح قبول کرنا کہ صرف ایک خدا ہے جو اس کا خدا ہے وہ میرا خدا ہے یہ پیغام امن کی ضمانت ہے۔ قیام امن کے لئے کوششوں اور ایٹمی جنگوں کے انتباہ پر دنیا کے حکمرانوں کو کان دھرنے چاہئیں۔

س: ایک شہر کے میئر کا بیان درج کریں؟

ج: میئر نے کہا کہ آپ کے چرچ اور حکومت کو الگ الگ رکھنے کے پیغام کو بہت سراہتا ہوں میں نے اپنی ساری زندگی تعلیم حاصل کرنے میں گزاری ہے اور اس لحاظ سے مجھ پر ایک نئے پہلو کا انکشاف ہوا ہے کہ کس طرح (دین حق) کی حقیقی تعلیمات دنیا میں امن اور برداشت کو پھیلانے میں مدد ہو سکتی ہے مجھے آپ کی اس بات سے اتفاق ہے کہ امن اس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک جابرانہ نکتہ نظر اور ظلم کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اور میں اس دنیا کو بہتر جگہ بنانے کی خاطر اپنی زندگی کو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزاروں گا۔

س: حضور انور نے اسلام کے معنی کیا بیان فرمائے؟

ج: اسلام تو امن کا پیغام ہے اسلام کے معنی ہی امن اور سلامتی کے ہیں۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کیا بنیادی نصیحت فرمائی؟

ج: ہم جو آنخضرت ﷺ کے عاشق صادق کے غلام ہیں ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ اس اہم پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور اپنے آپ کو اس کے مطابق

ڈھالنے کی کوشش کریں۔

س: ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے کانگریس مین کا بیان درج کریں؟

ج: انہوں نے بیان دیا کہ آپ کا خطاب ہمارے دلوں کی آواز ہے آپ کا محبت اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور ایک دوسرے کو قبول کرنے کا پیغام نہایت اہم ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑے رکھے گا آپ کے حالات حاضرہ کے متعلق قابل فکر سوچ سے متاثر ہوا ہوں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے اس پیغام کو قبول کرسکتا ہے جو امن کا پیغام ہے اور سننے کے قابل ہے اور نہایت متانت کے ساتھ ہمیں امن کا پیغام ملا ہے۔

س: لاس اینجلس کے کن دو بڑے اخباروں نے حضور انور کا انٹرویو لیا؟

ج: 1۔لاس اینجلس ٹائم

2۔وال سٹریٹ جرنل

س: حضور انور کے انٹرویو میں پہلا سوال کیا پوچھا گیا؟

ج: آپ (دین) کے پرامن پیغام کو کیسے پھیلا سکتے ہیں جبکہ بعض (-) کے تشدد اور دہشت گردی کے واقعات کی وجہ سے (دین) کا بہت برا تاثر پیدا ہوا ہے آپ اس تاثر کو دور کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

س: حضور انور نے اسلامی جنگوں کے پس منظر کو کس طرح بیان فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں نے پہلے کبھی حملہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں پر مظالم کئے گئے اور جواب میں پھر مسلمانوں نے حملے کئے اور چونکہ اس وقت کوئی خاص جنگ نہیں لڑی جارہی ہے اس لئے ہر قسم کی تلوار کا جہاد منع ہے اور ہر قسم کی جنگوں کی پیش قدمی کے احتمالات منع ہیں (-) اس وقت غلط کام کر رہی ہیں آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین سے کبھی ثابت نہیں ہوا ہے کہ انہوں نے کبھی ظلم کیا ہو۔

س: ملک شام کی خانہ جنگی میں کون کون سے دیگر ممالک شامل ہیں؟

ج: پہلے سنیوں اور شیعوں کا مسئلہ تھا اب اس میں اور بہت ساری باغی تحریکیں شامل ہوگئی ہیں اور ان کے آپس کے بہت سارے تضادات ہیں اور اب صرف ان کی آپس کی سیاست یا جنگ نہیں رہی ہے بلکہ مغربی طاقتوں کے مفادات کا بھی مسئلہ بن چکا ہے اور ان دونوں فریقوں کو مغربی ممالک سپورٹ کر رہے ہیں چونکہ دنیا ایک گلوبل ویلج ہے اور ایک دوسرے کے اخلاق سے متاثر ہو رہی ہے۔

س: جمہوریت کو قائم رکھنے کی بنیادی اکائی کیا ہے؟

ج: اگر مغربی طاقتوں نے جمہوریت قائم کرنی ہے تو پھر انصاف سے جس کو جمہوریت کہتے ہیں اس کو قائم کریں۔

س: اخباری رپورٹر نے پوچھا کہ آپ کا پیغام امن کا ہے یہ پھیل کیوں نہیں رہا ہے؟ اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا پیغام تو پھیل رہا ہے اور آہستہ آہستہ دنیا اس کو قبول کر رہی ہے اگر موجودہ نسلیں قبول نہیں کریں گی تو آئندہ نسلیں اس کو قبول کریں گی ہم تو ہمت سے اس پیغام کو پہنچاتے چلے جا رہے ہیں ہمت نہیں ہارنی اگر آپ لوگوں کے دل ہم نہ جیت سکے تو آپ کی اولادوں کے انشاء اللہ ہم جیتیں گے۔

س: مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کے معاملات میں کیوں مداخلت کرتی ہیں؟

ج: مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں مصر اور لیبیا کی مثال۔

س: حضور انور نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود ؑ کو بھیجے جانے کی کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟

ج: قرآن مجید تو اصل حالت میں موجود رہا لیکن قرآن کریم پر عمل چھوڑ دیا اس کو بھول گئے اور اسی وجہ سے پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔

س: حضور انور نے مذہب کے حوالے سے لوگوں کی کیا کیفیت بیان فرمائی ہے؟

ج: لوگ مذہب سے بیزار ہیں اور لاتعلق ہیں خواہ عیسائیت ہے یا کوئی اور مذہب ہے بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتے اور دہریہ ہوتے جا رہے ہیں ایک وقت آئے گا جب وہ پھر ردعمل کے طور پر خدا پر یقین کریں گے اور مذہب کی طرف واپس آئیں گے اور جب وہ مذہب کی طرف واپس آئیں گے تو اس وقت ہم ہیں احمدی (-) جو اس خلاء کو پر کرنے والے ہوں گے تو اس وقت ان کے سامنے سچی تعلیم آئے گی۔

س: وال سٹریٹ جرنل کے حوالے سے حضور انور نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: دنیا کا بہت مشہور اخبار ہے اور بڑے اونچے طبقے میں پڑھا جاتا ہے اور سنا جاتا ہے اس کی بڑی سرکولیشن ہے امریکہ سے باہر بھی بڑے وسیع علاقے میں خاص طور پر چین وغیرہ میں بھی جاتا ہے۔

س: حضور انور نے سوال ''آپ کیلیفورنیا کیوں آئے ہیں؟'' کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: میں نے ان سے کہا کہ ساری دنیا ہماری ہے اور ہم نے ہر جگہ جانا ہے اور انشاء اللہ (دین) کا پیغام پہنچانا ہے باقی یہاں ہماری جماعت بھی ہے ان کو ملنے کے لئے آیا ہوں۔

س: آپ کا ایجنڈا کیا ہے؟ کے جواب میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: میں اپنے لئے نہ کچھ لینے آیا ہوں اور نہ ان سے اپنی جماعت کے لئے کچھ لینے آیا ہوں میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو اور ایسے پروگرام بنیں اور ایسے اقدام کئے جائیں جو عالمی امن قائم کرنے میں مد ہوں اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچاسکیں۔

س: پرنٹ میڈیا کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: ایک اندازے کے مطابق پرنٹ میڈیا کے ذریعہ ساڑھے پانچ ملین لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔

س: آن لائن میڈیا کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: ایک محتاط اندازے کے مطابق آن لائن میڈیا کے ذریعہ سے پانچ ملین لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔

س: ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے سے ڈیڑھ ملین لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔

س: مجموعی طور پر امریکہ میں کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: مجموعی طور پر امریکہ میں بارہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

س: مجموعی طور پر کینیڈا میں کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: مجموعی طور پر کینیڈا میں اس سے تقریباً ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

س: کتنے اخبارات نے حضور انور کے دورے کے حوالے سے خبریں دیں؟ اور ان کے ذریعہ کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: گیارہ مختلف اخبارات نے خبریں دیں جس سے تقریباً ساڑھے سات لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

س: منمیت بھلر صاحب کون ہیں اور انہوں نے حضور انور کے خطاب پر کیا تبصرہ کیا ہے؟

ج: منمیت بھلر صاحب البرٹا صوبے میں پرانے آباد ایک سکھ دوست ہیں جو سیاستدان ہیں اور وہاں منسٹر ہیں بیت الذکر کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے موصوف کہتے ہیں کہ میں نے کچھ دنوں تک جنیوا میں ایک تقریر کرنی ہے جس کا متن میں نے پہلے سے تیار کیا ہوا تھا جو امن کے متعلق ہے انہوں نے میری تقریر سن کر کہا کہ اب میں اپنی تقریر کا متن دوبارہ تیار کروں گا اور ان باتوں کو شامل کروں گا جو آپ نے بیان کی ہیں اور میں پوری طرح اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

س: ریڈیو ''شیر پنجاب'' کے نمائندے رونددر سنگھ نے حضور انور کی تقریر پر کیا تبصرہ کیا؟

ج: کہتے ہیں کہ اس نکتہ نظر میں، میں نے کسی قسم کا ابہام نہیں پایا۔ اس تقریر میں بہت زیادہ جرأت دیکھنے کو ملی۔

س: ایک کرسچین بیکٹر صاحب نے حضور انور کے خطاب کے بعد کیا تبصرہ کیا؟

ج: کہتے ہیں کہ آپ کے خطاب سے ثابت ہوگیا کہ احمدی تشدد پسند لوگ نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

س: سی بی سی کے نمائندہ صحافی نے کیا تبصرہ کیا؟

ج: سی بی سی کی نمائندہ صحافی نے کہا کہ انہوں نے میرے تمام سوالوں کا تسلی بخش جواب دیا ہے۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی اور پھر اس نے شام کو اپنی خبروں میں بھی اس کو بیان کیا۔

س: ہندوستان کے جرنلسٹ نے کیا کہا؟

ج: انہوں نے کہا کہ یہ سارا خطاب میں من وعن اپنی اخبار میں چھاپوں گا اس میں حیرت انگیز پیغام ہے۔

س: ایک بزنس مین نے حضور انور کے خطاب پر کیا تبصرہ کیا؟

ج: کہتے ہیں آج مجھے علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن ہر مذہب کا حصہ ہے میں نے پھر جو بات آج سیکھی ہے وہ لازماً اپنے بچوں کو بھی سکھاؤں گا۔

س: مراکش کے ایک مسلمان نے حضور انور کے خطاب پر کیا تبصرہ کیا؟

ج: کہتے ہیں کہ آپ امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں امید ہے میڈیا کے ذریعے اسلام کے متعلق شدت پسندی کی بجائے امن کا پیغام پھیلے گا میں خود بھی مسلمان ہوں لیکن آج اس خطاب کے ذریعے میں نے اسلام کے متعلق بہت سے نئی باتیں سیکھی ہیں۔

س: حضور انور کے خطاب پر ایک مہمان نے کیا تبصرہ کیا؟

ج: کہتے ہیں کہ یہ خطاب نہایت پرفکر تھا بیت الذکر کا جو افتتاحی خطاب تھا اس میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ایک عام آدمی کے ڈر کو آپ نے اپنے خطاب میں مخاطب کیا اور خطاب انتہائی واضح تھا۔ اور اس میں قابل تحسین دور اندیشی تھی۔

س: حضور انور کے دورہ کے نتیجہ میں مجموعی طور پر کتنے لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔

س: ویسٹ کوسٹ امریکہ میں صوبے کے کتنے فیصد لوگوں تک پیغام پہنچا؟

ج: فرمایا اس صوبے کے لحاظ سے ویسٹ کوسٹ کے متعلق میرا خیال ہے کہ پچیس سے تیس فیصد لوگوں تک پیغام پہنچا ہے

س: کینیڈا کے کتنے فیصد آبادی تک پیغام پہنچا؟

ج: کینیڈا کی کل آبادی کے لحاظ سے پچیس فیصد آبادی کو پیغام پہنچا ہے۔

س: حضور انور نے سوال کہ ''(دین) امن کا مذہب ہے تو کیا آج (-) کی طرف سے امن ظاہر

ہو رہا ہے'' کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم تو یہی ہے کہ اگر کوئی لیڈر یا حاکم یا عوام اگر اس کا اظہار نہیں کر رہے تو یہ ان کا قصور ہے اور اگر ان کو حقوق نہیں دیئے جا رہے یا (-) ملکوں میں یہ نہیں ہو رہا ہے تو اسی لئے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

س: دہشت گردی کے واقعہ پر مسلم کونسل برطانیہ نے کیا رویہ اختیار کیا؟

ج: برطانیہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم جس کا نام مسلم کونسل ہے اس نے بھی اس کی بڑی قوت کے ساتھ پرزور طرح سے مذمت کی ہے۔ اس واقعہ پر کہ یہ غیر اسلامی عمل ہے۔ بڑا اچھا بیان ہے جو مسلم کونسل نے دیا۔

س: خطبہ میں دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت کی کس مساعی کا ذکر فرمایا گیا؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلسل کوشش کر رہے ہیں دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے وہاں کے مختلف ممالک میں مختلف لوگوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں اور طاقت تو ہمارے پاس کوئی نہیں ہے کہ ہم طاقت کے زور سے ظلم کو روک سکیں۔ ہاں اسلام کی سچی تعلیم ہے جس کو ہم پھیلا رہے ہیں اور پھیلاتے چلے جائیں گے۔

س: ''مشہور ہے کہ مسجدوں سے تشدد پھیلتا ہے'' کا حضور انور نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ میں باقیوں کا نہیں کہتا لیکن ہماری بیوت الذکر جو ہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہاں سے ہمیشہ امن اور پیار اور محبت کا پیغام بھیجا گیا ہے اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے رہتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر جماعت احمدیہ میں مجرموں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ نہیں ہے۔ اگر ایک آدھ کوئی ایسا ہے تو جماعت اس پہ ایکشن لیتی ہے اور فوراً اس کو جماعت سے نکال دیتی ہے۔

س: ''تمہارا پیغام کس طرح پھیلے گا'' کا حضور انور نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور پہنچاتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ ہمت نہیں ہاریں گے۔

س: خطبہ میں حضرت مسیح موعود کے وقت جماعت کی کیا تعداد بیان فرمائی گئی؟

ج: جب آپ کی وفات ہوئی تو پانچ لاکھ کے قریب احمدی تھے اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک سو پچیس سال گزرے ہیں تو ہم کروڑوں میں ہیں۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رویا کے حوالے سے حضور انور نے کیا تبصرہ فرمایا؟

ج: پس یہ توجہ جو ہے لوگوں کی اور یہ تبصرے جو ہیں مختلف یہ اس بات کی تصدیق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ آوازیں اس علاقے سے اب اٹھتی چلی جائیں گی اور (دین) کے حق میں بہت شدت سے گونجیں گی۔

س: دعوت الی اللہ کرنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی گئی ہے؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ (دعوت الی اللہ) کرتے ہوئے اپنی تربیت کو اور نئے آنے والوں کی تربیت کو بھولنا نہیں چاہیے یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب اللہ کی نعمت کا اپنے اعمال کے ذریعے سے بھی ہم اظہار کریں۔

س: پیغام حق پہنچانے کا کام کیسے ہو سکتا ہے؟

ج: (1) اپنی تربیت سے

(2) (دعوت الی اللہ) سے

(3) شکر گذاری کے جذبات سے

(4) عبادت کے معیار حاصل کرنے سے

س: خطبہ کے آخر پر حضور انور نے امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ نئے تعارف اور راستے جو کھلے ہیں ان دونوں ملکوں میں نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ پس آئندہ نسل کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دونوں جگہ پر سیکرٹریان خارجہ جو نوجوان ہیں انہوں نے اور ان کی ٹیم نے بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام کیا ہے۔ دونوں نے اپنے رابطوں کے ذریعے سے بڑے وسیع کام کئے ہیں یہ جو راستے کھلے ہیں (دعوت الی اللہ) اور تربیت کے شعبوں کا کام ہوا ہے ان سے آگے فائدہ اٹھاتے چلے جائیں۔

جامن، ذیابیطس کے مریضوں کے لئے پیغام شفا ہے

جامن موسم برسات کا عام پھل ہے۔ تاثیر سرد اور خشک ہے۔ مصلح سیاہ مرچ نمک قدرے قابض دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قبل از وقت بال گرنے کو روکتا ہے۔ بڑھی ہوئی تلی میں کھانا فائدہ مند ہے۔ پیشاب میں شکر آنے سے روکتا ہے۔ امراض مثانہ میں بھی فائدہ رساں ہے۔ اس کا سرکہ ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ اور خون پیدا کرتا ہے معدہ و جگر کو طاقت دیتا ہے۔ غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اسہال کی صورت میں اس کی چھال کا جوشاندہ دنیا میں بہت مفید ہے۔ آم کی گرمی دور کرنے کے لئے بہت اچھا تریاق ہے۔ آم کھانے کے بعد آٹھ دس دانے جامن کے کھا لئے جائیں تو آم کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ معالجات نبویؐ اور جدید سائنس)

مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب باجوہ امیر جماعت کونگو کنشاسا

پانچواں جلسہ سالانہ صوبہ باکونگو

BAS-CONGO عوامی جمہوریہ کونگو

صوبہ باکونگو BAS-CONGO کا پانچواں جلسہ سالانہ جماعتی صوبائی ہیڈ کوارٹرز مبانزا گونگو Mbnaza Ngongu میں 15، 16 فروری 2013ء کو منعقد ہوا۔ صوبہ باکونگو، کونگو کا مغربی صوبہ ہے جس کی 37 کلومیٹر سرحدی پٹی بحر اٹلانٹک کے ساتھ لگتی ہے۔ کونگو کنشاسا کی واحد سمندری بندرگاہ اسی صوبہ میں واقع ہے۔ بندرگاہ سے دارالحکومت کنشاسا تک کی نیشنل ہائی وے بہت مصروف اور ملک کیلئے بہت اہم ہے۔ یورپ اور دیگر پوری دنیا سے بذریعہ سمندر اشیائے ضرورت لانے اور لے جانے کے لئے یہی ایک راستہ ہے۔ اس صوبہ کے ایک شہر مبانزا گونگو میں جماعتی صوبائی ہیڈ کوارٹرز قائم ہے۔ یہ شہر نیشنل ہائی وے پر واقع ہے بلکہ نیشنل ہائی وے شہر کے درمیان سے گزرتی ہے۔ اس شہر میں نیشنل ہائی وے پر جماعت کی ''بیت ناصر'' واقع ہے۔

مرکزی وفد

نیشنل ہیڈ کوارٹرز کنشاسا سے دو مربیان، خاکسار اور بعض دیگر ممبران نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ نیشنل صدر لجنہ کی معیت میں کنشاسا سے لجنہ کا ایک وفد بھی شامل جلسہ ہوا۔ انہوں نے جلسہ کے موقع پر آنے والی مقامی لجنہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ان کے ساتھ میٹنگ کی۔

ریڈیو پر جلسہ کے اعلانات

ایک ہفتہ قبل مقامی ریڈیو پر جلسہ کے مسلسل اعلانات ہوئے جس سے بہت لوگوں تک جلسہ کا پیغام پہنچا۔ ریڈیو کے ذریعہ اہل علم حضرات، پادری حضرات اور دیگر لوگوں کو بھی جلسہ میں شرکت کیلئے دعوت دی گئی۔ اسی طرح یہ اعلانات بھی کروائے گئے کہ جس کسی نے دین حق کے متعلق معلومات لینی اور سوالات کرنے ہوں اس کو جلسہ میں شرکت کی کھلی دعوت ہے۔

تقریب افتتاح ڈیوٹی جلسہ

جلسہ کے کاموں کا باقاعدہ جائزہ لینے اور کارکنان کو ہدایات دینے کے لئے جلسہ سے ایک روز قبل جلسہ کی ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔ اس سلسلے میں بعد نماز عصر ''بیت ناصر'' میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد عاجز نے تمام شعبہ جات کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ دعا سے اس تقریب کا اختتام ہوا۔

جلسہ کا پہلا دن جمعہ 15 فروری 2013ء

جلسہ کے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ اسی طرح بعد نماز فجر درس قرآن مجید، درس حدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔

ساڑھے بارہ بجے خطبہ جمعہ شروع ہوا۔ یہاں خاص طور پر دیہات میں مقامی لوگ جادو ٹونے پر بہت عمل کرتے ہیں۔ خطبہ جمعہ میں عاجز نے توحید الٰہی کے قیام، شرک سے بیزاری اور عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔

نماز جمعہ کے بعد بیت ناصر میں احباب و خواتین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست ایم۔ ٹی اے کے ذریعہ سنا۔

پرچم کشائی

جلسہ کے افتتاحی اجلاس سے قبل شام چار بجے بیت ناصر کے صحن پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ امیر جماعت کونگو نے لوائے احمدیت جبکہ مکرم ابوبکر MPELO صاحب صدر جماعت مبانزانگونگو نے کونگو کا قومی پرچم لہرایا۔ خاکسار نے دعا کرائی۔

تقریب پرچم کشائی کے بعد اور پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ جس کا لنگالا زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد مندرجہ ذیل دو تقاریر لنگالا زبان میں ہوئیں۔

مالی قربانی کی اہمیت از لوکل معلم مکرم محمد BOLEME صاحب

آنحضرت ﷺ کا تعلق الٰہی از مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب نائب امیر دوم کونگو

ان تقاریر کے بعد چند نومبائعین نے احمدیت قبول کرنے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے متعلق اپنے واقعات بیان کیے۔ اجلاس کے اختتام سے قبل مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

سوالات کے جوابات لنگالا زبان میں خاکسار نے دیئے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

جلسہ کا دوسرا دن ہفتہ

16 فروری 2013

پہلے دن کا اجلاس بیت ناصر اور اس کے صحن میں منعقد ہوا تھا لیکن حاضری اور دیگر انتظامات کے پیش نظر جلسہ کے دوسرے روز کی کارروائی کا انتظام شہر کے وسط میں کرائے کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ اس دن کا پہلا اجلاس صبح دس بجے مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر اول جماعت احمدیہ کونگو کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت، نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

برکات خلافت کے ذریعہ توحید کا قیام از مکرم ابوبکر Mpelo صاحب صدر جماعت مبانزا گونگو

دین امن کا مذہب از مکرم فہیم صاحب۔ حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ از مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب

اس سیشن کی صدارتی تقریر مکرم عمر ابدان صاحب نے ''آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں'' کے موضوع پر کی۔ اس طرح یہ اجلاس دوپہر ایک بجے اختتام کو پہنچا۔ پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر کے بعد تیسرے اور اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس

خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں غیر مذاہب والے احباب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ مقامی اتھارٹیز اور مختلف طبقہ جات سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی ایک بڑی تعداد بروقت جلسہ گاہ میں پہنچ گئی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر ''دین حق کا تصور جہاد'' کے موضوع پر مکرم احمد بوبا صاحب لوکل معلم نے کی۔ جلسے کی اختتامی تقریر خاکسار نے کی۔ اس تقریر میں دین حق کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ سے بعض واقعات پیش کئے۔ اختتامی تقریر کے بعد جلسہ میں شامل بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

تاثرات مہمانان کرام

تحصیل ایڈمنسٹریٹر:

تحصیل ایڈمنسٹریٹر صاحب جناب BOTOKO Mbongombo نے اس موقع پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے جماعت کی تعلیمات کو بہت سراہا۔ آپ گزشتہ سال سے جماعت سے متعارف ہوئے ہیں۔ اس وقت سے ہر جماعتی پروگرام میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے کہا احمدیت کی تعلیم ہی دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتی ہے۔ جو واقعات ہم نے جلسہ کی اختتامی تقریر میں نبی اسلام حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے سنے ہیں ان پر عمل کر کے امن و محبت اور رواداری کا قیام ہو سکتا ہے۔ واقعتاً دنیا کو آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس بات کا اظہار خاکسار سے کیا: کیوں ساری دنیا احمدیوں کی طرح سوچ نہیں رکھتی؟ کتنا اچھا ہو اگر سب لوگوں کی سوچ احمدیوں کی طرح ہو جائے۔

ممبر آف نیشنل اسمبلی آنریبل جناب ڈاکٹر

YUKULA DIMBUEME MARTIN

آپ اس حلقہ سے ممبر آف نیشنل اسمبلی ہیں۔ ان دنوں علاقے میں موجود تھے تو ان کو یہاں جلسہ میں شرکت کا موقع ملا۔ آپ نے پہلی دفعہ ...... کے کسی پروگرام میں شرکت کی تھی۔ دین کے متعلق آپ کے خیالات میڈیا کے پروپیگنڈے کی وجہ سے یہی تھے کہ یہ قابل قبول مذہب نہیں اور دیگر مصروفیت کی وجہ سے آپ تھوڑی دیر جلسہ میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ لیکن جب شامل پروگرام ہوئے تو نہ صرف جلسہ کے آخر تک ہال میں موجود رہے بلکہ دین کے متعلق اپنے سابقہ خیالات کی درستگی کرتے ہوئے کہا:

میں نے بہت غور سے جلسہ کی کارروائی سنی ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے آج (دین) کو دریافت کیا ہے۔ آج میرے تمام شکوک دور ہو گئے ہیں۔ (دین) کی تعلیمات کا صحیح علم آج ہوا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے (دین) کے بارے میں میرے شکوک بہت گہرے تھے۔ اس سے پہلے میں (دین) کے متعلق بہت اعتراض رکھتا تھا۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ امن و محبت کے اس پیغام کو سب تک پہنچانا آپ کا فرض ہے کیونکہ ابھی میرے جیسے بہت لوگ ہیں جن کو (دین) کی صحیح اقدار کا علم نہیں۔

وکیل مسٹر ARENIUS

ایک مقامی وکیل صاحب نے اس طرح اظہار خیال کیا:

میں آپ کے جلسے میں شامل ہو کر اور جلسہ کا پروگرام سن کر مطمئن ہو گیا ہوں کہ دین حق واقعی امن، رواداری اور پیار کا مذہب ہے۔ دین حق کا جو چہرہ آج میڈیا پر پیش کیا جاتا ہے اس سے بالکل مختلف دینی تعلیمات آج جلسے میں سننے کو ملی ہیں۔

چیف آف مبانزا گونگو شہر

Mr Philippe Kazeiyimbote نے کہا میں نے تمام تقاریر کو سنا، تو ان سے مجھے (دین حق) کے بارے میں بہت محبت اور شوق پیدا ہوا، ان تمام باتوں کو سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، آج احمدیت کے پیغام نے ثابت کر دیا ہے کہ (دین) امن کا مذہب ہے۔

سنی مسلمانوں کے امام

مقامی سنی مسلمانوں کی مسجد کے امام احمد صاحب نے کہا: جلسہ کا انتظام بہت عمدہ ہے ہر طرف بینرز کے ذریعہ بھی (دین) کی تعلیم لکھ کر ظاہر کی گئی ہے۔ جماعت نے (دین) کے بارے میں شکوک رفع کرنے اور صحیح پیغام دوسروں تک پہنچانے کے لئے اس شاندار جلسے کا انعقاد کیا ہے۔ میں آج جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ آج جماعت احمدیہ کوشش کر رہی ہے کہ (دین) کا پیغام ہر طرف پہنچے۔

سنی مسلمانوں کا ایک پورا گروپ جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ عملاً یہ لوگ جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن جلسہ میں عمدہ انتظامات، حاضری، عمدہ پروگرام اور درست پیغام دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

مجلس سوال وجواب

مہمانوں کے تاثرات کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مہمانوں نے لکھ کر سوالات سٹیج پر بھجوائے، جن کے جوابات دیئے گئے۔ یہ دلچسپ مجلس تقریباً چالیس منٹ جاری رہی۔ عاجز نے تمام مہمانوں کا اور شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اختتام پر تمام مہمانوں اور شاملین جلسہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

نمائش کتب و لٹریچر

جلسہ کے موقع پر کتب کی نمائش لگائی گئی تھی۔ اس میں جماعتی کتب اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، اردو، انگریزی، فرنچ، اور عربی زبانوں میں رکھے گئے تھے۔ لوکل زبان میں نماز حاضرین جلسہ میں تقسیم کرنے کیلئے رکھی گئی تھی۔ اس طرح تمام مہمانوں کی خدمت میں جماعتی تعارف پر مشتمل لیف لیٹس پیش کئے گئے۔ خاص طور پر ''موعود مسیح آ گیا ہے'' سب مہمانوں کو دیا گیا۔ بعض معززین کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور دیگر جماعتی کتب بھی تحفۃً پیش کی گئیں۔

میڈیا کوریج

مبانزا گونگو mbanza ngungu شہر کے 3 ریڈیو چینل، مقامی ٹی وی چینل RTK، اور GKV ٹی وی نے جلسہ کو کوریج دی۔ جلسہ کے پروگرام خبروں کے علاوہ نشر مکرر کے طور تین بار دکھائے گئے۔ جلسہ کے ایک دن بعد مقامی ٹی۔وی RTK نے پچاس منٹ کا لائیو پروگرام نشر کیا۔ اس نشست میں خاکسار کے ساتھ مکرم مولانا طاہر منیر بھٹی صاحب بھی شامل گفتگو تھے۔ یہ انٹرویو شام کے اوقات میں نشر ہوا، اس طرح شہر کی آبادی کے اکثر حصہ تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

کنشاسا کے اخبار روزنامہ COLOMBE نے اپنی اشاعت 7 مارچ 2013ء میں آدھے صفحے پر اس جلسہ کی خبر شائع کی۔ اخبار نے یہ سرخی لگائی۔

'' مبانزا گونگو، جماعت احمدیہ کا، ترقی کی منازل طے کرتا، شاندار پانچواں جلسہ سالانہ''۔

اخبار نے لکھا: اس جلسہ کی وجہ سے (دین) کا پرامن پیغام شاملین جلسہ تک پہنچا۔ بتایا گیا کہ قرآن مجید میں تمام برکات ہیں اور تمام مسائل کا حل ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر پتا چلا کہ (دین) امن کا مذہب ہے جو اظہار رائے کی آزادی دیتا ہے۔ جو رواداری کا درس دیتا ہے۔ جو محبت اور پیار کی تعلیم دیتا ہے۔ بانی اسلام تمام دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ تحصیل ایڈمنسٹریٹر نے کہا: آج احمدیت ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام درست رنگ میں پہنچا رہی ہے۔'' ممبر آف نیشنل اسمبلی نے کہا: آج (دین حق) کی صحیح تعلیم کا پتا چلا ہے اس کے برعکس جو عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے''۔ اس جلسہ کی برکت سے بہت لوگوں نے (احمدیت) قبول کرنے کا اظہار کیا ہے۔

حاضری

اس سال جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ ممبر آف نیشنل اسمبلی، تحصیل ایڈمنسٹریٹر، شہر کا چیف، مقامی اتھارٹیز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، پادری حضرات، طلباء اور دیگر نے شرکت کی۔ کل حاضری 1460 افراد رہی۔

آخر پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے نیک تاثرات ظاہر فرمائے اور ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور تمام شاملین جلسہ احمدی احباب کے ایمان واخلاص میں برکت دے اور ترقیات عطا فرمائے اور تمام غیر از جماعت کے لئے ہدایت کا باعث ہو، آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم مجید احمد بشیر صاحب ایڈیشنل ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 9 جولائی 2013ء کو بعد نماز عصر بیت الفضل لندن میں خاکسار کے بیٹے مکرم سعید احمد نذیر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ ھبۃ السلام صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان کے ساتھ فرمایا۔ دلہا محترم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم کارکن وکالت مال ثانی کے پوتے اور دلہن محترم مولانا غلام باری سیف صاحب مرحوم پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر جہت سے مبارک کرے اور اس جوڑی پر ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ڈالتا رہے۔ آمین

ولادت

مکرمہ طاہرہ خان صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے مکرم نوید احمد خان صاحب و بہو مکرمہ غزل خان صاحبہ مانچسٹر UK کو 25 جون 2013ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام پلوشہ خان تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم حمید احمد خان صاحب سیکرٹری جائیداد فیکٹری ایریا احمد کی پوتی اور مکرم طاہر خان صاحب جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، صحت وسلامتی والی لمبی عمر پانے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم سلمان ظافر ابن مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب دارالصدر غربی لطیف گلے میں شدید انفیکشن اور بخار کی وجہ سے چند دن سے بیمار ہیں گلے میں کوئی چیز نہیں جاتی اور بخار نہیں اتر رہا۔ طاہر ہارٹ انسٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرمہ طاہرہ خان صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری پیاری بیٹی مکرمہ رافعہ خان صاحبہ بنت مکرم حمید احمد خان صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 16 مئی 2013ء کو بعد از نماز عصر بیت احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں مکرم نواز احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر محترم ارشاد احمد خان صاحب یوسفزئی مربی سلسلہ نے کیا۔ 17 مئی کو جرمنی کے باجوہ میرج ہال میں تقریب رخصتانہ منعقد کی گئی اور 20 مئی کو جرمنی میں ہی دعوت ولیمہ ہوئی۔ دلہا مکرم مہر غلام رسول صاحب مرحوم کا چیلو سندھ کا پوتا، دلہن مکرم امجد خان صاحب مرحوم احمد نگر کی پوتی اور مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم اسیر راہ مولیٰ سانگھڑ سندھ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور دونوں خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم احمد ساجد صاحب فرینکفرٹ جرمنی کو مورخہ 22 جون 2013ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عالیان ساجد تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم اعجاز احمد طارق صاحب سابق زعیم اعلیٰ انصاراللہ فرینکفرٹ جرمنی کا نواسہ اور مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم معلم سلسلہ جماعت احمدیہ گجرات کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین اور درازی عمر والا بنائے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفیکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

خبریں ملکی اخبارات میں سے

کافی سے جگر کی بیماری پر کنٹرول

ماہرین نے کہا ہے کہ کافی کے استعمال سے جگر کی بیماری پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ محققین کے مطابق کافی پینے سے جگر کی بیماری ''پرائمری سکلی روسنگ چولانکٹس'' سے بچاؤ ممکن ہے، اس بیماری سے انسان جگر کے کینسر میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے، تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ کافی پینے والے افراد میں پی ایس سی جیسی مہلک بیماری کے امکانات دوسرے افراد کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں ۔ واضح رہے کہ اس سے قبل محققین یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ معتدل مقدار میں کافی پینے سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہونے کی شرح 25 فیصد کم کی جاسکتی ہے جبکہ اس سے چھاتی کے سرطان کے امکانات بھی کم ہوجاتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 24 مئی 2013ء)

کام کی ٹینشن سے دل کی بیماریاں

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ کام کے دوران زیادہ ٹینشن لینے سے دل کی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ سپین کے ماہرین صحت کے مطابق انسان کو روزمرہ کے کام اور ڈیوٹی معتدل انداز میں ادا کرنی چاہئے۔ تحقیق کے دوران 90 ہزار کارکنوں کے انٹرویوز کئے گئے جس سے یہ بات سامنے آئی کہ مشکل حالات میں ملازمت کرنے والے کارکنوں کو دل کی بیماریوں کے خدشات زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ مسلسل دباؤ میں رہنے کی وجہ سے ان کے خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو دل کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 24 مئی 2013ء)

47 سال بعد کٹا ہوا بازو واپس مل گیا

جنگ کہیں بھی ہو وہ تباہی لے کر آتی ہے، ویت نام کی جنگ میں بھی 50 ہزار سے زائد افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، 1966ء میں اس جنگ کے دوران گوئن کوانگ ہنگ نامی ایک فوجی امریکی فوج کے خلاف لڑتے ہوئے زخمی ہوگیا اور اسے جنگی قیدی کی حیثیت سے علاج کیلئے امریکی ڈاکٹر سیم ایکسلرڈ کے پاس لے جایا گیا۔ گولی سے لگنے والے زخم کی وجہ سے گوئن کا ایک بازو کاٹ دیا گیا، بعدازاں گوئن کو تو رہائی مل گئی لیکن ڈاکٹر سیک نے ان کے بازو کا ڈھانچہ جنگ کی یاد کے طور پر 47 سال تک اپنے پاس الماری میں سنبھالے رکھا۔ پچھلے دنوں الماری صاف کرتے ہوئے جب ڈاکٹر کی نظر اس پر پڑی تو اس نے اسے گوئن تک پہنچانے کی ٹھان لی۔ ڈاکٹر سیم نے گوئن کو ڈھونڈا اور اس کے پاس اس کا بازو لے کر پہنچ گیا۔

(روزنامہ دنیا 4 جولائی 2013ء)

پیدل چلنے سے دماغ سکڑنے کے عمل میں کمی

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ ضعیف العمری میں پیدل چلنا سماجی مصروفیات کی نسبت دماغ کے سکڑنے کے سدباب کے لئے زیادہ مفید ہے۔ محققین کے مطابق 70 سال یا اس سے زائد عمر کے ایسے افراد جو باقاعدگی سے ورزش اور پیدل چلنے کی عادت رکھتے ہیں ان میں دماغ سکڑنے کے عارضے کے امکانات ان لوگوں کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں جو سماجی امور میں مصروف رہتے ہیں ۔ تحقیق کے دوران 638 ایسے افراد جن کی تاریخ پیدائش 1936ء تھی پر 3 برس تک غور کیا گیا جس سے یہ ثابت ہوا کہ ایسے افراد جو ورزش اور پیدل چلنے کے عادی تھے ان کے دماغ کے سکڑنے کا عمل سست روی کا شکار تھا۔

مشروبات کم استعمال کریں

طبی ماہرین نے ایک تحقیق میں دعویٰ کیا ہے کہ جو افراد میٹھے مشروبات کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان میں بلند فشار خون کی بیماری زیادہ پائی جاتی ہے جبکہ ان مشروبات کا استعمال دل کے دوروں اور شریانوں کی تنگی کا موجب بنتا ہے اس لئے اگر میٹھے مشروبات کا استعمال ترک یا اسے انتہائی کم کر دیا جائے تو نہ صرف بلڈ پریشر کو نارمل رکھا جا سکتا ہے بلکہ اس سے اچانک دل کے دوروں کے امکانات کو 8 فیصد اور شریانوں کی تنگی کی وجوہات کو 5 فیصد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 15 مئی 2013ء)

ورزش سے گردوں کی پتھری کے خطرات کم

امریکا میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق روزانہ ورزش کرنے سے گردوں کی پتھری کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ یونیورسٹی آف واشنگٹن کے محققین کا کہنا ہے کہ 50 سال سے زیادہ عمر کے افراد میں گردوں کی پتھری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں تاہم اگر روزانہ چند گھنٹوں تک چہل قدمی، ایک دو گھنٹے جاگنگ یا کوئی اور ہلکی پھلکی ورزش کی جائے تو پتھری کے خطرات 33 فیصد کم ہو جاتے ہیں ۔ تحقیق کے مطابق گوشت کا استعمال کم کرنے اور زیادہ پانی پینے سے بھی گردوں میں پتھری کے امکانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5 مئی 2013ء)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 جولائی 2013ء

1:10 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013ء
3:05 am	درس القرآن
6:05 am	درس القرآن 25 جنوری 1997ء
7:55 am	خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013ء
4:00 pm	درس القرآن 26 جنوری 1997
9:15 pm	راہ ہدیٰ Live

ربوہ میں سحر و افطار 27 جولائی

انتہائے سحر	3:46
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:11

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

گرمیوں کی گرم ہواؤں میں، آجائیں صاحب جی کی چھاؤں میں
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310
www.sahibjee.com

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

اپنا چشمہ سنٹر
کلر لینز کی خصوصی ڈسکاؤنٹ اور سن گلاسز کی نئی ورائٹی دستیاب ہے۔ نظر کے فریم بھی دستیاب ہیں۔
یہ آفر عید تک جاری ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
میاں سہیل احمد
0345-7963067
0336-7963067

FR-10

وردہ فیبرکس
لان پرسیل جاری ہے۔ آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
خوشخبری
بیرون ممالک اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند طلباء کے لئے
سپوکن انگلش کورس
ایڈوانس کورسز
☆ موبائل ایپلیکیشن ڈویلپمنٹ
☆ ایس ای او
ادارہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلے جاری ہیں۔
☆ کمپیوٹر بیسکس ☆ مائیکروسافٹ آفس ☆ گرافکس ڈیزائننگ ☆ ویب ڈویلپمنٹ
کامیاب طلباء کے لئے سکائی لائٹ کمیونیکیشن میں جاب حاصل کرنے کے مواقع
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔
نظارت تعلیم سے منظور شدہ
UPS، اور جنریٹر کی سہولت
ائرکنڈیشنڈ کلاس رومز
کوالیفائیڈ ٹیچرز
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002, 03334407321